احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

25- اکتوبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 240 بدھ 29 جمادی الاول-1416ھ، 25 اخاء 1374ھش، 25- اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا میں اصل مقصود دین ہونا چاہئے

دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے۔ پس اگر معلوم ہو کہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اول ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ جو شخص دیدہ دانستہ بد راہ اختیار کرتا ہے یا کنوئیں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہوگا۔ ایسا شخص نہ دنیا کے نزدیک اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل رحم ٹھہر سکتا ہے اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے (جس کو اللہ تعالیٰ نمونہ کے طور پر انتخاب کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے) کہ جہاں تک ممکن ہے۔ بد صحبتوں اور بدعادتوں سے پرہیز کریں۔ اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہئے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہئے۔

یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے ہیں وہ گویا بدیوں پر راضی ہوجاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالیٰ ان سے الگ ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 201)

اپنے اخلاق اور معاملات میں حسن و خوبی پیدا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

(دین حق) کا حکم نرمی ہے سختی ٹیکہ کی مانند ہے یا آپریشن کی طرح۔ وہ اصل علاج نہیں۔ اصل علاج نرمی ہے پس اسے اختیار کرو۔ اور ایسے بن جاؤ کہ یہ خود بخود بطور نمونہ کے تمہیں پیش کرے۔ گلیوں میں چلتے ہوئے یہ نمونہ ظاہر ہو۔ کسی کو شکوہ نہ ہو کہ گالی دی۔ کسی کو گلہ نہ ہو کہ سختی کی۔ اور اگر یہ نہیں تو دلوں میں سوچو کہ پھر دنیا میں کیا پیش کرنا چاہتے ہو۔ پس میں پھر کہتا ہوں کہ نمونہ پیدا کرو دشمن تو کہتا ہے کہ تم میں نرمی نہیں۔ لیکن میں اپنے طور پر بھی کہتا ہوں کہ ایک حد تک یہ ہم میں نہیں۔ اس لئے چاہئے کہ سب دوست (دین حق) کی تعلیم کے مطابق نرمی پیدا کریں اور (دین حق) کی تعلیم سے تو از خود نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر ہم یہ نہیں کرتے تو کون بیوقوف ہے جو ان باتوں کو مان لے۔ جو ہم کہتے ہیں۔ وہ تو ہم کو پاگل کہے گا۔ یا مسخرہ سمجھے گا۔ اس لئے میں پھر کہتا ہوں کہ اپنے کلام میں نرمی پیدا کرو۔ اور اپنے اخلاق اور معاملات میں حسن و خوبی پیدا کرو جب تک یہ نہیں تب تک (دین حق) کی ترقی نہیں۔ اور اگر ہو بھی تو میرے نزدیک وہ ترقی نہیں۔ ہم جو کچھ لوگوں کو کہتے ہیں وہ اگر لفظی طور پر مان بھی لیں تو بھی کیا ہے۔ صرف ناموں کے بدلنے سے کیا ہوتا ہے۔ عیسائی اگر نہ کہلایا (صاحب ایمان) کہلا لیا۔ اس میں کیا دھرا ہے۔ جب تک روحانیت کے کوئی مدارج نہ ہوں۔ اور جب تک یہ نہ ہوں کوئی ترقی بھی

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فہرست جنازہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 95-10-14 کو درج ذیل جنازے پڑھائے۔

جنازہ حاضر

مکرم احسان احمد باجوہ صاحب اسلام آباد

تقریباً 9 سال سے جماعتی کاموں میں ہمہ تن مصروف تھے۔ انگلستان کے علاوہ دیگر یورپین ممالک میں بھی جماعتی مشن ہاؤسز اور بیوت کے تعمیراتی کام سرانجام دئے برین ہیمبرج اور فالج کے اچانک حملہ کی وجہ سے 95-10-12 کو انتقال کر گئے۔

جنازہ غائب

1- مکرم چوہدری محمد اشرف ممتاز صاحب مربی سلسلہ فیصل آباد-37 سال خدمت کی ہے
2- مکرم عبد الرشید ارشد صاحب مربی سلسلہ ربوہ
3- مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ ہمشیرہ عبد الرشید ارشد صاحب کراچی
4- مکرمہ امتہ الہادی صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمان طاہر صاحب کراچی
5- مکرم مبارک احمد صاحب جرمنی
6- مکرمہ اللہ وسائی صاحبہ اہلیہ کریم بخش صاحب ڈیرہ غازی خاں
7- محترم والد صاحب مکرم خلیل احمد چوہدری مربی سلسلہ سرگودھا
8- مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب کوئٹہ
9- مکرم آغا عبد المجید صاحب ڈیرہ غازی خان
10- مکرمہ والدہ محترمہ چوہدری محمود احمد صاحب کھاریاں
11- مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ خدا بخش عابد صاحب لاہور
12- مکرمہ نصرت جہاں بیگم اہلیہ ڈاکٹر جاوید احمد صاحب میرپورخاص
13- مکرم سید محمد شفیق شاہ صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ

چندہ تحریک جدید کی سو فیصد وصولی

○ 31- اکتوبر 1995ء کو تحریک جدید کا سال رواں اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ مذکورہ تاریخ تک وعدہ جات تحریک جدید کو سو فیصد حد تک وصول کر کے اولین موقع پر اس رقم کو مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

25- اخاء 1374 ہش   25 - اکتوبر 1995ء

ابتلا ــــ خدا کی طرف رجوع

دنیا میں کبھی کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جسے کسی نہ کسی وقت مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ لوگوں کی مشکلات ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہر شخص کو کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی طرح مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ مشکل اسے گھبراہٹ میں بھی مبتلا کر دیتی ہے۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ اس مشکل سے باہر نکل آئے بعض دفعہ کامیاب ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ کامیابی ہاتھ ہی نہیں لگتی۔ مشکل در مشکل سے اس کی گھبراہٹ بڑھنے لگتی ہے۔ ایسے اوقات میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس بات کی تلقین فرماتے ہیں کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کرنا چاہئے۔ اور اس کے آستانے پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہنا چاہئے۔

مشکلات بھی تو آخر دو طرح کی ہیں۔ ایک ایسی مشکل ہے کہ اس کے وقت انسان دعا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے یہ مشکل اس کے لئے برکت کا باعث بن جاتی ہے۔ تکلیف تو اٹھاتا ہے۔ گھبراہٹ بھی ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ اس کی وجہ سے اسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہونے لگتا ہے۔ وہ اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے کہ یہ مشکل بھی اس کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ ایک ایسی مشکل ہے کہ اس کی گھبراہٹ اسے خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہے وہ سوچنے لگتا ہے کہ خدا بھی میرا کچھ نہیں کر رہا۔ اور خدا تعالیٰ سے شکوہ کرتے ہوئے وہ پرے سے پرے ہٹتا چلا جاتا ہے۔

پس مشکل کے وقت ہم خدا تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کریں تو ہماری مشکل بھی دور ہوگی۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے محبت بھی پیدا ہوگی۔ اور ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوگا۔

اس سلسلہ میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد یہاں نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گزرے۔ دنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کے لئے معاملہ پڑتا ہے۔ پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے۔ دیکھو صحابہؓ کو کچھ تھوڑے ابتلا پیش آئے تھے۔ ان کو اپنا وطن۔ مال و دولت۔ اپنے عزیز رشتہ دار۔ سب چھوڑنے پڑے۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو مری ہوئی مکھی کے برابر بھی نہیں سمجھا۔ خدا تعالیٰ کو اپنے لئے کافی سمجھا۔ پر خدا نے بھی ان کی کس قدر قدر کی۔ اس سے وہ خسارے میں نہیں رہے بلکہ دنیا و آخرت میں انہوں نے وہ فائدہ پایا جو اس کے بغیر انہیں مل سکتا ہی نہیں تھا۔ اس لئے اگر کوئی ابتلاء آئے تو گھبرانا نہیں چاہئے۔ صاحب ایمان کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت روح میں عجز و نیاز اور دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے۔ اس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے آستانے پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے۔ ایمان کامل کا مزا ہم و غم کے دنوں میں ہی آتا ہے اس وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر کرو۔"

تم میری ہر بات کو میری رام کہانی سمجھو
سب باتوں کو منہ پر لانا اِک نادانی سمجھو
مَیں تو اشکوں کو زہراب سمجھ کر پیتا ہوں
تم سمجھو تو انکو میری آنکھ کا پانی سمجھو

ابو الاقبال

کیسے کہوں وفاؤں کے ایسے صِلے نہ تھے
ہے خامشی گواہ کہ مِرے لب ہِلے نہ تھے

کچھ زعم تھا کہ توڑ دیا دوستوں نے آج
ہم کو زمانے بھر سے کبھی کچھ گِلے نہ تھے

رُوٹھے کبھی نہ ہمکو منایا گیا کبھی
سب کچھ تھا درمیان یہی سِلسلے نہ تھے

اپنے ہی ناخنوں سے کریدے ہیں زخم آج
لگتے رہے تھے گھاؤ مگر یوں چِھلے نہ تھے

اَفشا نہ کرتے راز کبھی دردِ دل کا ہم
کیا کیجئے کہ زخمِ جگر ہی سِلے نہ تھے

خُوشبو کے قافلے تو بہت دُور تک گئے
کس نے کہا چمن میں کبھی گُل کِھلے نہ تھے

جانے کا وقت آیا تو کہتے ہیں لوگ اب
عظَمت سے ملئے ان سے کبھی تم مِلے نہ تھے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی نشریات کے نئے اوقات

○ احباب مطلع رہیں کہ MTA کی نشریات کے اوقات پاکستانی وقت کے مطابق اب درج ذیل ہیں۔

دوپہر 12-00 بجے سے رات 12-00 بجے تک

دوپہر 12-00 بجے سے شام 4-30 بجے تک ماسکو سے پروگرام نشر ہوں گے۔ اور پھر 4-30 بجے سے رات 10-00 تک لنڈن سے براہ راست نشریات ہوا کریں گی۔ رات 10-00 بجے سے رات 12-00 بجے تک پھر ماسکو سے ہی نشریات ہوں گی۔

حضرت صاحب سے ملاقات کا وقت اب 7-00 بجے رات سے 8-00 بجے رات تک ہے اور اسی طرح خطبہ کا وقت شام 6-30 بجے شروع ہوا کرے گا۔

ناظر اشاعت
صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

امراء اضلاع اور وقف عارضی

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"..... امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ (.....) امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد میں (وقف عارضی۔ ناقل) کے پیش نظر اور خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔"

(نظارت اصلاح و ارشاد۔ وقف عارضی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"ہماری روحانی زندگی کی طرز ہماری جسمانی زندگی کی طرز سے نہایت مشابہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ ایک ہی مزاج اور طبیعت کی اغذیہ اور ادویہ پر زور مارنے سے ہماری صحت بحال نہیں رہ سکتی۔ اگر ہم دس یا بیس روز متواتر ٹھنڈی ہی چیزوں کے کھانے پر زور دیں اور گرم غذاؤں کا کھانا حرام کی طرح اپنے نفس پر کردیں تو ہم جلد تر کسی سرد بیماری میں' جیسے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور صرع وغیرہ میں مبتلا ہو جائیں گے اور ایسا ہی اگر ہم متواتر گرم غذاؤں پر زور دیں یہاں تک کہ پانی بھی گرم کرکے ہی پیا کریں تو بلاشبہ کسی مرض حاد میں گرفتار ہو جائیں گے۔ سوچ کر دیکھو کہ ہم اپنے جسمانی تمدن میں کیسے گرم اور سرد اور نرم اور سخت اور حرکت اور سکون کی رعایت رکھتے ہیں۔ اور کیسی یہ رعایت ہماری صحت بدنی کے لئے ضروری پڑی ہوئی ہے۔ پس یہی قاعدہ صحت روحانی کے لئے برتنا چاہئے۔ خدا نے کسی بری قوت کو ہمیں نہیں دیا اور درحقیقت کوئی بھی قوت بری نہیں۔ صرف اس کی بد استعمالی بری ہے مثلاً تم دیکھتے ہو کہ حسد نہایت ہی بری چیز ہے۔ لیکن اگر ہم اس قوت کو برے طور پر استعمال نہ کریں تو یہ صرف اس وصف کے رنگ میں آجاتی ہے جس کو عربی میں (-) کہتے ہیں۔ Takes Up یعنی کسی کی اچھی حالت دیکھ کر خواہش کرنا کہ میری بھی اچھی حالت ہو جائے اور یہ خصلت اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔ اسی طرح تمام اخلاق ذمیمہ کا حال ہے۔ کہ وہ ہماری بد استعمالی یا افراط اور تفریط سے بدنما ہو جاتی ہیں۔ اور موقع پر استعمال کرنے اور حد اعتدال پر لانے سے وہی اخلاق ذمیمہ اخلاق فاضلہ کہلاتے ہیں۔

میں جب خدا کے پاک کلام پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کیونکر اس نے اپنی تعلیموں میں انسان کو اس کی طبعی حالتوں کی اصلاح کے قواعد عطا فرما کر پھر آہستہ آہستہ اوپر کی طرف کھینچا ہے اور اعلیٰ درجے کی روحانی حالت تک پہنچانا چاہا ہے تو مجھے یہ پر معرفت قاعدہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اول خدا نے یہ چاہا ہے کہ انسان کو نشست برخاست کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسام معاشرت کے طریق سکھلا کر اس کو وحشیانہ طریقوں سے نجات دے اور حیوانات کی مشابہت سے تمیز کلی بخش کر ایک ادنیٰ درجہ کی اخلاقی حالت جس کو ادب اور شائستگی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں' سکھلا دے۔ پھر انسان کی نیچرل عادات کو جن کو دوسرے لفظوں میں اخلاق رذیلہ کہہ سکتے ہیں اعتدال پر لاوے۔ تا وہ اعتدال پاکر اخلاق فاضلہ کے رنگ میں آجائے۔

باقی صفحہ 7 پر

ملک محمد عبداللہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی اولاد کے لئے بہت دعائیں کی ہیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبشر اولاد سے نوازا۔ حضرت بانی سلسلہ کی اس مبشر اولاد میں ایک بابرکت وجود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی تھے۔ جو اپنی صفات عالیہ اور اخلاق حسنہ میں بہت ممتاز تھے۔

اس عاجز پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور بے پایاں احسان ہے کہ مجھے آپ کے ساتھ ایک لمبا عرصہ کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جو 1937ء سے لے کر ملکی تقسیم کے بعد 1952ء تک جاری رہی۔ ابتداءً اگرچہ مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تالیف و تصنیف کے کام میں بطور معاون لگایا گیا تھا مگر چند ماہ کام کرنے کے بعد ہی آپ کی پایاں نوازش اور شفقت اس عاجز کے شامل حال ہوئی۔

دفتر کے کام کے علاوہ گھر کے کئی امور میں بھی مجھے شرکت کی سعادت حاصل ہوتی تھی اور حضرت میاں صاحب کی ہمدردی کے بعض ایسے واقعات ہوئے جو میرے لئے ساری عمر کی یادگار بن گئے۔ ایک واقعہ جو خاص طور پر قابل ذکر ہے اور آپ کی اعلیٰ سیرت اور شخصیت کا نمونہ ہے یہ ہے آپ کی بلند پایہ تصنیف "سلسلہ احمدیہ" جسے جلسہ امامت جوبلی کا ایک تحفہ قرار دیا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ 1939ء پر اس کی اشاعت لازمی تھی۔ دسمبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا اور ابھی طباعت اور کتابت کا کچھ کام باقی تھا وقت کی کمی کی وجہ سے اس کتاب کے کاتب سید محمد باقر صاحب کے متعلق حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ کتابت مکمل ہونے تک شاہ صاحب آپ کے دفتر میں ہی رہیں تاکہ آپ کی نگرانی میں یہ کام بروقت مکمل ہو سکے۔ حضرت میاں صاحب کا مکان دفتر کے قریب ہی تھا عموماً رات بارہ بجے تک کام ہوتا اور پھر حضرت میاں صاحب اپنے مکان پر تشریف لے جاتے ایک دن کام زیادہ تھا رات دو بجے تک کام کرتے رہے۔ بارش اور ہوا کی وجہ سے سردی بہت زیادہ تھی۔ میاں صاحب اس وقت ایک خوش نما دولائی اوڑھے ہوئے تھے آپ جب مکان پر جانے کے لئے دفتر سے باہر تشریف لائے تو خاکسار نے عرض کیا کہ رات کے دو بجے ہیں اور میرا ارادہ بھی اب دفتر میں آرام کرنے کا ہے اس لئے آج یہ دولائی مجھے عنایت فرمائیں حضرت میاں صاحب نے اسی وقت وہ دولائی اتار کر مجھے دیدی۔ میں بہت شرمندہ ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ مکان تک چلتا ہوں وہاں سے یہ لے آؤں گا چنانچہ آپ نے پھر دولائی اوڑھ لی مکان پر جاکر دولائی مجھے دیدی اور خود اندر تشریف لے گئے میں دفتر میں واپس آگیا ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ نیچے سے آپ کی آواز آئی (آپ کا دفتر بالائی منزل پر تھا) میں نے جب کھڑکی سے نیچے جھانکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں صاحب خاکسار کے لئے ایک رضائی لئے کھڑے ہیں میں جلدی سے نیچے اترا۔ دروازہ کھولا اور آپ سے رضائی لے لی۔ اس وقت جذبات کی ایسی شدت تھی اور طبیعت ایسی گداز تھی کہ صرف اس قدر عرض کر سکا کہ حضرت رات کے دو بجے ہیں آپ نے اتنی تکلیف کی۔ فرمایا کہ میں جب بستر میں لیٹ گیا تو خیال کہ آج سردی بہت شدید ہے دولائی میں آپ کا گزارہ کیسے ہوگا۔ ملازم سوئے ہوئے تھے سوچا یہ ثواب میں خود ہی حاصل کر لوں۔ یہ فرما کر آپ واپس چلے گئے میں رضائی اٹھائے ہوئے چند لمحات حیران و ششدر کھڑا رہا پھر آہستہ آہستہ سیڑھیاں طے کر کے اوپر آگیا۔ بقیہ رات پھر میں سو نہیں سکا۔ حضرت میاں صاحب کی اس بے مثال ہمدردی کے بارہ ہی میں سوچتا رہا۔ دوسرے دن میں نے ایک خط کے ذریعہ آپ کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کیا نہ معلوم کیا وجہ تھی کہ میں زبانی آپ کے سامنے کچھ بھی عرض نہ کر سکا۔ آج بھی جب یہ واقعہ یاد آتا ہے تو عجیب حالت ہوتی ہے۔

قادیان میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی شادی کی تقریب تھی۔ بہت سارے مہمان شادی سے چند دن پہلے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر کھانا تیار کرنے کے لئے ایک دوسری جگہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کام کی نگرانی خاکسار کے سپرد تھی۔ ایک وقت دوپہر کا کھانا مردانہ حصہ میں لگ چکا تھا۔ تمام دوست بیٹھ چکے تھے۔ حضرت میاں صاحب بھی تشریف لائے جب کھانا شروع کرنے لگے تو آپ نے میرے متعلق دریافت فرمایا ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ کھانا تیار کروانے کے انتظام میں مصروف ہے آپ نے کھانے سے ہاتھ روک لیا اور فرمایا کہ انہیں بلا لیا جائے اور میرے آنے تک آپ انتظار فرماتے رہے کھانے کے بعد ایک دوست نے مجھے کہا کہ بھائی صاحب آپ کھانے کے وقت قریب ہی رہا کریں آج آپ کی وجہ سے حضرت میاں صاحب کو کافی انتظار کرنا پڑا ہے۔

اسی کھانے کی بات ہے کہ آپ کھانے سے فارغ ہوتے ہی اندرون خانہ تشریف لے گئے اور مجھے بلا کر مہمانوں کے لئے کچھ مٹھائی دی میں نے عرض کیا کہ آپ کھانے کے معاً بعد تشریف لے آئے۔ ہنستے ہوئے فرمایا کہ مظفر (صاحبزادہ صاحب) کے دوست آئے ہوئے ہیں میں نے

باقی کالم 2 پر

بقیہ کالم 4

خیال کیا کہ اب آپ لوگ آپس میں بے تکلف ہو کر باتیں کریں۔

مہمان نوازی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب میں مہمان نوازی کی صفت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ تعلیم الاسلام کالج میں مولانا محمد حنیف صاحب ندوی نے طلباء سے خطاب کرنا تھا آپ اس غرض کے لئے لاہور سے تشریف لائے تھے۔ آپ کا جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں تھا۔ لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جب کالج کے پرنسپل تھے تو بڑے بڑے نامور اور جید عالم اس کالج کے طلباء کو خطاب کرنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ مولانا جب طلباء کو خطاب کر چکے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ یہاں پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سے کوئی ملاقات کی صورت ہو سکتی ہے۔ حضرت میاں صاحب درد نقرس کی وجہ سے بیمار تھے اور چارپائی سے اٹھنا بھی مشکل تھا میں نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں محترم مولانا صاحب کی خواہش تحریراً پیش کردی حضرت میاں صاحب نے باہر سے ایک معزز مہمان کے آمد کی وجہ سے اس کی منظوری دیدی۔ مگر جب ہم اس ملاقات کے لئے آپ کے ہاں پہنچے تو پہلے مجھے آپ نے اندر بلایا اور لیٹے ہوئے فرمایا کہ میری حالت دیکھ لیں میں چارپائی سے اٹھ نہیں سکتا محترم مولانا صاحب کو بتلادیں کہ اس بیماری کی وجہ سے میں اکرام ضیف کے طور پر کھڑے ہو کر ان کا استقبال نہیں کر سکتا اس بارہ میں مجھے معذور سمجھیں۔ میں نے باہر آکر مولانا صاحب کو حضرت میاں صاحب کا پیغام دیدیا۔ ازاں بعد ملاقات ہوئی وقت تو ایک دو منٹ ہی تھا مگر ایک عالم دوست کو دیکھ کر حضرت میاں صاحب نے پندرہ منٹ تک یہ ملاقات جاری رکھی ملاقات ختم ہونے پر آپ نے پھر مولانا صاحب سے معذرت فرمائی اور مجھے فرمایا کہ ساتھ کے کمرہ میں چائے کا انتظام ہے۔ اس میں میری نمائندگی آپ کردیں۔ محترم مولانا صاحب اس ملاقات سے بہت متاثر ہوئے اور واپسی پر حضرت میاں صاحب کی علمی وسعت نیز آپ کے اخلاق عالیہ کا ذکر کیا۔

یہ مضمون مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے ماخوذ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حافظ معین الدین صاحب عرف معنا

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں:-

باوجودیکہ نابینا تھے اور علوم ظاہری سے ان کو حصہ نہ ملا تھا۔ مگر حقیقت میں سچے علوم و معرفت الٰہی کا خزانہ ان کے پاس تھا۔ (دعوت الی اللہ) کا بہت جوش ان کے دل میں تھا۔ پہلے انہوں نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو دعوت دی اور مجھے معلوم ہے کہ تقریباً ہر روز جا کر رات کو ان کو وعظ کیا کرتے تھے۔ پھر دوسرے لوگوں کو بھی جب موقعہ ملتا تھا۔ تو وعظ کرتے تھے۔ لیکن ایک عجیب بات جس کا مجھ کو ہی علم ہے میں بیان کرتا ہوں اس سے ان کی جرأت اور دعوت الی اللہ کے لئے صادق جوش کا اندازہ ہو سکے گا۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ میں اپنے گھر میں عشاء کے بعد لیٹا ہوا تھا کہ میرے کان میں (-) کی تلاوت کی آواز آئی اور آواز بھی حافظ معین الدین صاحب کی۔ میں حیران ہوا کہ یہ کیا بات ہے۔ آخر میں اندر سے نکل کر برآمدے میں آگیا۔ موسم سرما کے دن تھے۔ میرے مکان کے پاس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دائی کا گھر ہے۔ دائی کے دو بیٹے میاں ہاکو میاں ناکو چونکہ مرزا نظام الدین صاحب اور مرزا امام الدین صاحب کے معتمد اور کارندے تھے اور اس وجہ سے ان کو وہاں کے دوسرے باشندوں پر ایک قسم کی حکومت حاصل تھی اور اسی وجہ سے ان میں ایک قسم کی سختی پیدا ہو گئی تھی۔ برآمدے میں آنے پر مجھے معلوم ہوا کہ حافظ معین الدین ان کی ڈیوڑھی میں ان کو وعظ کر رہے ہیں۔ میں بھی وہاں چلا گیا وہاں جانے پر میرے تعجب کی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ ان کے گھر کے سب چھوٹے بڑے بیٹھے ہوئے اور حافظ صاحب کو انہوں نے نہایت ادب سے بٹھایا ہوا۔ اور حافظ صاحب نے خوب کھول کھول کر دعوت الی اللہ کی......... عذاب جہنم سے ڈرایا۔ موت کا یقین دلایا۔ غرض وعظ ایسے انداز اور رنگ کا تھا کہ پتھر کا دل بھی موم کرے۔

حافظ صاحب نے میرے جانے پر اتنا تو پوچھا کہ شیخ صاحب ہیں۔ میرے جواب پر اچھا کہہ کر پھر وعظ فرماتے رہے۔ جو جو غلطیاں وہ اپنے علم اور ایمان میں سننے والوں میں ایمانی اعتقادی یا عملی جانتے تھے۔ ان سے منع کیا۔ جب وعظ ختم کر چکے تو اٹھ کر چلے۔ میں بھی نکلا۔ میرے ساتھ ہی میرے مکان پر آئے اور مجھ کو کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو کوئی وعظ نہیں کرتا۔ لوگ ان سے ڈرتے ہیں تو میں نے کہا میں کیوں نہ کروں۔ اگر چار گالیاں بھی دے لیں گے تو میرا کیا بگڑتا ہے۔ حق تو پہنچ جائے گا۔ میرے ذمہ تو جواب نہ رہے گا کہ تو نے کیوں نہ پہنچایا۔ ان کے سوا دو آدمی اور ہیں ان کو بھی وعظ کرنا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا ایک میراں بخش حجام ہے وہ اپنے آپ کو تمام دنیا میں عقل مند سمجھتا ہے۔

اور چونکہ بڑے آدمیوں سے اس کا تعلق رہا ہے اور بظاہر نرم نرم باتیں کرتا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا ہے۔ اور کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

اور ایک اور ہے مگر وہ مرد نہیں۔ میرے ساتھ حافظ صاحب کو للہ محبت تھی میرے بہت اصرار پر بتایا کہ تائی صاحبہ ہیں۔ ان کو بھی میں نے ضرور وعظ کرنا ہے۔ ان کی طبیعت بھی سخت ہے۔ چونکہ ہمیشہ انہوں نے حکومت کی ہے۔ اس لئے وہ کسی کی بات نہیں مانتے۔

میں اس ندامت اور شرمندگی کا اظہار نہیں کر سکتا جو حافظ صاحب کے اس جوش کو دیکھ کر میرے دل میں پیدا ہوئی۔ میں میاں ہاکو۔ ناکو۔ کا دیر سے ہمسایہ تھا۔ اور وہ ہمیشہ میری عزت و تکریم کرتے۔ اور میری باتوں کو سن بھی لیتے۔ مگر حافظ صاحب والا جوش اور خیال مجھ کو ایک دن بھی پیدا نہیں ہوا۔

میں نے کہا کہ حقیقت میں حافظ جی آپ نے بہت ہی عمدہ انتخاب کیا ہے ان لوگوں کو کوئی وعظ نہیں کر سکتا تھا۔ آپ نے خوب کھول کر سنایا۔ میں نے پوچھا آپ یہاں آئے کیوں تھے۔ کہا کہ میں نے آج ان کو کہا تھا کہ ایک بہت ضروری کام ہے میں رات کو آؤں گا۔ اور آگیا کہ سب کو اکٹھے کر کے کہا کہ ایک بات تم کو سنانی ہے تم سن لو۔ جب انہوں نے کہا کیا بات ہے تو میں نے وعظ شروع کر دی پھر سب سنتے رہے۔

حافظ صاحب کے اس واقعے سے جو میری آنکھوں نے دیکھا مجھ کو یقین ہو گیا کہ اگر کوئی شخص اخلاص وللّٰہیت سے خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے عزم کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا۔ اور جب صداقت انسان کے دل میں گھر کر لیتی ہے تو دنیا کی کوئی تکلیف اور ذلت' ذلت نہیں رہتی۔......... جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے ہر قسم کی ذلت اختیار کرنے کو تیار ہو جاتا ہے تب ہی حقیقی عزت کا وارث ہوتا ہے۔ اور جب جھوٹی عزتوں کا احساس رہتا ہے اور یہ ایک بھوت جو خود انسان کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے پست ہمتی اور مایوسی کے بچے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کلام الٰہی نے کہا ہے کہ مجھ سے ہی ڈرو اور کسی سے مت ڈرو۔ حقیقت میں جب خدا کا خوف انسان کے دل پر مستولی ہو جاتا ہے تو وہ دانش اور حکمت کا

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ الفضل قادیان 16- اکتوبر 1937ء

ہماری تاریخ

16-10-1937

قاضی محمد رشید صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کا مخلصانہ ایڈریس۔

قاضی صاحب کے عہد امارت میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کی ترقی واستحکام کا ذکر۔

مورخہ 26۔ اگست 1937ء کی شام کو جناب قاضی محمد رشید صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے دعوت طعام دی گئی اور مندرجہ ذیل ایڈریس پیش کیا گیا۔

امیر محترم سلام ودعا

آپ کے تبادلے کی خبر ہمیں سخت شاق گذری ہے۔ بلاشبہ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی نیابت و نمائندگی میں آپ کا وجود ہمارے لئے بہت مفید تھا۔ ہمارا ایمان و یقین ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی کے دامن مبارک سے کامل وابستگی نور ایمان و قوت عمل بخشتی ہے۔ ہر ایک کامیابی و کامرانی جو دین حق کے لئے سعی کرنے والوں اور مربیان سلسلہ و امرائے جماعت ہائے احمدیہ کو مہمات دینیہ کی سر انجام دہی میں حاصل ہوتی ہے۔ اسی سرچشمہ فیض و ہدیٰ کی رہین منت ہوتی ہے۔ اور اسی مبداء جود وسخاء کی دعا وبرکت کا نتیجہ۔

ما ازو یابیم ہر نورُ و کمال
وصلِ دلدارِ ازل بے اُو محال

مخدومنا۔ حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ آپ کی گہری عقیدت و عاشقانہ تعلق اور فدا کارانہ ارادت مسلّم۔ امامت احمدیہ کی اہمیت و عظمت پر آپ کے جوشِ اطاعت سے پُر خطبات اور جذبہ وفاداری سے لبریز تقاریر نہایت درجہ مؤثر ثابت ہوئیں۔ اللہ نے چاہا تو یہ آموختہ ہمیں کبھی فراموش نہ ہو گا۔

قاضی صاحب مکرم! آپ کا قریباً دو سالہ عہد امارت بلوچستان کے لئے نہایت کامیاب و با برکت ثابت ہوا۔ اس قلیل عرصہ میں جماعت جلد جلد بڑھی اور بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کے منازل طے کرتی گئی۔ حضرت امام جماعت الثانی کے منشاء مبارک کے ماتحت جماعت ہائے بلوچستان کی مالی تنظیم آپ ہی کے عہد میں تکمیل پذیر ہوئی۔ آپ کی تحریک سے اور آپ کے نمونہ سے متاثر ہو کر متعدد احباب نے وصیتیں کیں۔ اور جماعت کا سالانہ بجٹ گذشتہ ریکارڈ سے بدرجہا بڑھ گیا۔ اس کے لئے سب اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے۔

برادر محترم! جماعت احمدیہ کوئٹہ کو آپ کے زیر امارت ایک نمایاں امتیاز اور بلند حیثیت حاصل ہوئی۔ یعنی ملکی مشاورت اکتوبر 1936ء میں حضرت امام جماعت نے نمائندگان مجلس مشاورت کے سامنے فراہمی ریزرو فنڈ کی تحریک فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کوئٹہ کو بطور نمونہ پیش فرمایا۔ اور اس جماعت کی کارکردگی کی تعریف برسراجلاس فرمائی۔

لیکن اے النست بخشش یزداں
تا نہ بخشند یافتن نتواں

محترم قاضی صاحب! آپ ہمارے مشفق ناصح ہمدرد بھائی صاحب الرائے' مشیر اور صالح جلیس تھے۔ ہاں آپ ہمارے مربی و محسن معاون و مدرس اور استاد و اتالیق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم کلام الٰہی و تفکر فی الدین کی نعمت عظمیٰ سے حصہ وافر عطا فرمایا۔ اور آپ نے اپنی خداداد قابلیت سے نہ صرف احباب جماعت بلکہ عام خلق اللہ کو بھی فائدہ پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے۔

مکرمنا! آپ نے اپنے عہد امارت میں نظام جماعت کو درست اور چست کر دیا اور جماعت کی تعلیم و تربیت میں کوشاں و مشغول رہے۔ مکرمنا! بالآخر ہم آپ کو عہدۂ امارت بلوچستان سے کامیابی و سرخروئی کے ساتھ سبکدوشی پر مبارک باد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں

تا ز ربّ العرش یابی خلعتِ صد آفریں

امیدواریم کہ آپ بھی اپنی خاص دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں گے۔

مکرمنا! آپ کی خدمت میں ہماری التماس یہ ہے کہ جب آپ حضرت امام جماعت احمدیہ سے شرف باریابی پائیں تو ہمارا مخلصانہ اور مودبانہ سلام حضرت صاحب کی خدمت عالی میں پہنچا دیں۔ اور عرض کریں کہ اے حسن و احسان میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نظیر۔ مرکز سلسلہ سے دور افتادہ ہاں ایک ہزار میل دور تیرے عشاق کی ایک جماعت ہے جو تیرے دامن سے کامل وابستگی اور تیری ذات سے والہانہ شیفتگی رکھنے والی ہے۔ وہ اعوان و انصار امامت کی ایک جماعت ہے جو بہ جان و مال تجھ پر قربان و فدا ہے۔ کوئی نہیں جو اس رشتہ محبت و عشق کو توڑ سکے۔ پس ہماری فدائیت کا ناچیز ہدیہ اور ہماری لاف تعشق کا حقیر تحفہ رد نہ کیجئو بلکہ اسے شرف قبولیت بخشیو۔ کہ

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ہم ہیں خادمان حضرت محمود

ممبران جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان۔

جواباً جناب قاضی صاحب نے جو تقریر کی اس میں آپ نے نہایت موثر پیرایہ میں امامت سے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز احمد- سابق ناظر مال

ذاتی یادیں

خاکسار نے تیس سالہ عرصہ وقف کے آخری سات سال نائب ناظر کے عہدہ سے ترقی پا کر 68-1967ء سے 70-1969 تک بطور ایڈیشنل ناظر مال آمد کام کیا۔ ایڈیشنل ناظر کو ناظر کا گریڈ ملتا ہے اور وہ صدر انجمن کا ممبر بھی ہوتا ہے۔ چونکہ ناظروں کو ترقی سال شروع ہونے پر دی جاتی ہے اور تفصیلی بجٹ پہلے سال کے آخر پر پاس ہو جاتا ہے اس لئے ممکن ہے 68'67 کے بجٹ میں میرے نام کے ساتھ ایڈیشنل ناظر کے الفاظ نہ ہوں۔ مگر اگلے دو سالوں میں ضرور ہوں گے۔ اس کے بعد خاکسار نے 72-71-71-70 بطور ناظر مال خرچ کام کیا۔ مجلس مشاورت میں 73-72-72-71 کے بجٹ خاکسار نے پیش کئے تھے۔ پیش لفظ خاکسار کے لکھے ہوئے تھے اور نام کے نیچے ناظر بیت المال خرچ' کے الفاظ شائع شدہ ہیں۔ اس کی بھی تصدیق بجٹوں سے کی جا سکتی ہے' آخری دو سال یعنی 74-73-73-72 بطور ناظر تجارت و صنعت کام کیا اور 1974ء میں میری پنشن ہو گئی۔

خاکسار نے 1944ء میں وقف کیا تھا اور مجھے ابتدا میں نائب محاسب لگایا گیا تھا۔ میرے ساتھ چار اور واقفین کو بھی مختلف نظارتوں میں نائبین کے طور پر لگایا گیا تھا۔ نہ صرف مجھے اپنے افسر کا پورا اعتماد حاصل تھا اور میں نے سارا کام سنبھال لیا تھا بلکہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جب کوئی ہدایت دینی ہوتی تو مجھے بلاتے اور تعمیل کے بارہ میں مجھ سے ہی رپورٹ لیتے۔ حضرت صاحب کے انکم ٹیکس کے بارہ میں کاغذات مکمل کرانے کے سلسلہ میں مجھے دو دفعہ قادیان سے نئی دلی جانا پڑا۔ باؤنڈری کمیشن کی مدد کے لئے ڈاکٹر سپیٹ کو لنڈن سے بلایا گیا تھا۔ ان کو فوری طور پر روپیہ بھجوانے کا انتظام خاکسار کے ذمہ تھا۔ ایک دفعہ حضرت صاحب لاہور گئے ہوئے تھے۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی میں قیام پذیر تھے۔ مجھے قادیان اطلاع ملی کہ فوراً حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ امرتسر سٹیشن پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ جس گاڑی سے میں رہ گیا ہوں اس کا اٹاری سٹیشن پر قتل عام کر دیا گیا ہے۔ امرتسر سٹیشن پر ابھی مجھے اور انتظام کرنا ہو گا۔ ایک جماعتی کام کے سلسلہ میں لائیڈز بینک امرتسر گیا۔ کشوری لال کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک ہندو تاجر آیا۔ ساٹھ ستر ہزار کے قریب نوٹ اس کی میز پر رکھ کر کہا' خضر حیات کا جنازہ نکل آیا ہے...... کشوری لال مسٹر کٹیل کے بعد سب سے بڑا افسر تھا۔ وہ حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے کٹیل کے ہمراہ قادیان بھی گیا تھا۔ اس نے آنکھ سے اشارہ کیا۔ وہ ہندو چپ ہو گیا۔ مجھے کہا آپ کے کام کو دو اڑھائی گھنٹے لگ جائیں گے آپ پھر آئیں۔ میں دو اڑھائی گھنٹے گزارنے کے لئے باہر چلا گیا۔ اس وقت شہر میں جو کشیدگی تھی وہ ناقابل بیان ہے۔ 1947ء میں اور تو کسی دفتر میں کام نہ تھا۔ محاسب اور مال میں ہی کام تھا۔ مکرم مرزا عبد الغنی صاحب وفات یافتہ نے حضرت صاحب کی ہدایات کے ماتحت لاہور میں جودھامل بلڈنگ میں دفتر قائم کر لیا تھا۔ قادیان میں خاکسار محاسب کے علاوہ ناظر مال بھی تھا۔ کیونکہ مکرم راجہ علی محمد صاحب (ناظر مال) کو ناظر اعلیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر کر دیا گیا تھا۔ دن کو دفتر میں کام کرتا اور رات دفتر مرکزیہ حفاظت مرکز میں کام کرتا۔ ایک رات فون کی گھنٹی بجی۔ ریسور اٹھایا تو معلوم ہوا کہ حضرت امام جماعت الثانی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا' آج حملہ کا خطرہ ہے پکٹوں میں جو خدام ڈیوٹی دے رہے ہیں انہیں یہ ہدایات پہنچا دی جائیں کہ حملہ کی صورت میں وہ (Cover) کور لیں اور (-) کا ورد کریں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی ہدایات انہیں پہنچا کر میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں تعمیل کی اطلاع کر دی۔

مجھے ایک رات کا وقفہ دے کر اور مال اور محاسب اور صیغہ امانت کا عملہ میرے سپرد کر کے یہ ہدایت دی گئی کہ جملہ امانتداروں کا آخری بیلنس نوٹ کیا جائے تاکہ اگر ہمارے کھاتے دشمنوں کی دست برد سے نہ بچ سکے تو اس سے حسابداروں کا بیلنس متعین کیا جا سکے۔ صبح ہوئی تو ہمارا کام بھی مکمل ہو گیا۔ چنانچہ اس ریکارڈ کو لاہور بھجوا دیا گیا۔

صیغہ امانت میں احباب کے سونے چاندی کے زیورات کے سر بمہر ڈبے بطور امانت رکھے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان سے اکثر واپس لے لئے۔ جو بچ رہے وہ اور صیغہ امانت سے دیئے گئے قرضوں سے متعلق ضروری ریکارڈ میں نے حضرت شیخ فضل احمد صاحب ہیڈ کلرک صیغہ امانت رفیق حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ لاہور بھجوا دیا۔ اس کے بعد پھر شدید خطرہ پیدا ہو گیا اور لوگوں نے زیورات کے سر بمہر ڈبے صیغہ امانت میں Safe Custody کے طور پر پھر رکھوا دیئے۔ حتیٰ کہ ہمارے پاس کوئی جگہ نہ رہی مجھے بمشورہ ناظر اعلیٰ یہ اعلان کرانا پڑا کہ اب اور ڈبے بطور امانت نہیں لئے جائیں گے۔ ان کے متعلق ناظر اعلیٰ جناب راجہ علی محمد صاحب اور امیر مقامی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے فیصلہ کیا کہ کسی محفوظ جگہ دفن (Dump) کر دیا جائے۔ دفن کی جگہ کو بصیغہ راز رکھا جائے۔ ایک صاحب کو میرے ساتھ مقرر بھی کر دیا گیا۔ مجھے اس آرڈر کی تعمیل میں عذر تھا کیونکہ اگر انہیں بحفاظت لاہور نہ منگوایا جاتا تو فتنہ کا ایک دروازہ کھل جاتا۔ میں نے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کئی خط لکھے کہ انہیں پاکستان منگوا لیا جائے۔ سب خط کنوائے کے ذریعہ جاتے تھے۔ میری یہ خط و کتابت لاحاصل ثابت ہوئی۔ پھر میں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں لکھا کہ ان امانتوں کو یہاں دفن کئے جانے کی بجائے لاہور منگوانے کا انتظام کیا جائے۔ حضرت صاحب نے ایک قافلہ لانے کے لئے میجر نصر اللہ خاں کو بھجوایا اور قادیان کے منتظمین کو ہدایت دی کہ عزیز احمد اور شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کے درمیان قرعہ اندازی کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ قادیان میں ناظر مال کے طور پر کون رہے گا۔ جس کا نام قادیان رہنے کے لئے نکلے وہ یہ امانتیں لاہور لے آئے۔ تا وہ پاکستان میں اپنے عزیزوں کو مل جائے اور پھر قادیان واپس چلا جائے۔ اگر قادیان کے حالات کے مدنظر کسی کو بھی نہ بھجوایا جا سکے تو یہ امانتیں میجر نصر اللہ خان کے سپرد کر دی جائیں۔ اور وہ کلام الٰہی پر ہاتھ رکھ کر یہ حلف لے کہ قومی امانت کی حفاظت کے لئے وہ اپنی جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ دشمن اس کی نعش پر سے ہوتا ہوا ان امانتوں تک پہنچ سکے گا۔ ورنہ نہیں۔

تاریخ احمدیت میں صرف محترم شیخ فضل احمد صاحب والا حصہ درج ہے۔ بہرحال میں نے پورا واقعہ لکھ کر اور اس پر محترمی عبد الحمید صاحب عاجز کے تصدیقی دستخط کروا کر ناظر خدمت درویشاں کو دے دیا تھا۔ تا وہ اگلے ایڈیشن میں اس کا اضافہ کر سکیں۔

قادیان کے اور بہت سے واقعات کی تفصیل چھوڑ رہا ہوں۔ قادیان سے میں سب سے آخری قافلہ پر لاہور آیا تھا۔ اور لاہور سے سب سے پہلے قافلہ سے ربوہ میں دفتر محاسب قائم کرنے کے لئے آیا۔ چنیوٹ کے اڈہ پر پہنچ کر میں نے فیصلہ کیا کہ ہم (قریشی محمد عبد اللہ صاحب اور بعض اور کارکن) چنیوٹ میں دفتر قائم کریں گے۔ حفاظتی نکتہ نگاہ کے ماتحت ربوہ میں فی الحال انجمن کے خزانہ کا دفتر قائم نہیں ہو سکتا۔ کئی ماہ دفتر محاسب اور صیغہ امانت چنیوٹ کام کرتا رہا۔ پھر سب سے پہلے جلسہ سالانہ پر چنیوٹ سے ربوہ آئے۔ حضرت صاحب کو اطلاع دی کہ ریکارڈ اور سیف سفید زمین پر رکھ دیتے ہیں حضرت صاحب نے فوراً چوہدری عبد اللطیف صاحب اوورسیر کو بلا کر حکم دیا کہ محاسب۔ امانت اور خزانہ کے کمرے راتوں رات بن جانے چاہئیں۔ تا صبح ان کا دفتر کام شروع کر سکے۔ چنانچہ راتوں رات ہمارا دفتر بن گیا اور خاکسار نے حضرت صاحب کی خدمت میں اس کی اطلاع بھجوا دی۔

میں گھر سے دفتر آ رہا تھا۔ اپنی علالت کی وجہ سے حضرت صاحب کو جب وہ علاج کے لئے لنڈن جا رہے تھے۔ الوداع کہنے کے لئے لاہور نہ جا سکا۔ میری بیوی نے کہا کاش حضرت صاحب آپ کو علاج کے لئے اپنے ساتھ لے جائیں۔ میں اپنی بیوی سے ناراض ہو گیا کہ ایسی خواہش خود غرضی پر مبنی ہے۔ اس معصیت کے خیال سے توبہ کرنی چاہئے اور استغفار کرنا چاہئے۔ جب میں اپنے دفتر پہنچا تو مکرم عالمگیر کا رقعہ میری میز پر پڑا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ حضرت صاحب نے آپ کے بارہ میں لنڈن جانے کا فیصلہ کیا ہے تا آپ کا وہاں علاج کرایا جا سکے۔ پہلے کراچی پہنچ کر اور پھر لنڈن پہنچ کر حضرت صاحب نے میرے متعلق دوبارہ لکھا کہ مجھے فوراً لنڈن بھیج دیا جائے۔ حضرت صاحبزادہ مراز ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث نے میرے کرایہ اور کپڑوں کا خرچ دے کر مجھے دفتر سے یہ کہتے ہوئے فارغ کر دیا اب حضرت صاحب کو جواب آپ ہی دیں گے کہ کیوں دیر کر دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے احسانات کے بارہ میں بھی مجھے کچھ لکھنے کی توفیق عطا کرے۔ شکستہ قلمی کا خوف دامنگیر رہتا ہے جس کے باعث ناشکرگزاری کا مرتکب ہو گیا ہوں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے رتن باغ میں ایک خطبہ میں خاکسار کے کام کی تعریف کی۔ مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی یہ خطبہ سن رہے تھے انہوں نے وہاں سے بذریعہ تار مبارکباد بھجوائی۔ تعمیر مرکز حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا بہت بڑا کارنامہ تھا۔ ہفتہ میں کئی دفعہ ناظروں اور افسروں کے اجلاس بلاتے۔ ایک میٹنگ میں ایک ناظر صاحب نے میرے متعلق کہا یہ اچھا کام کر رہا ہے۔ حضرت صاحب نے اس کی تصدیق فرمائی۔

بقیہ صفحہ 4

وابستگی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کو نصیحت کی کہ ایک موٹا گر ہے جس کو اگر انسان مد نظر رکھے تو موجودہ قسم کے تمام فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان شخصیت کی طرف دیکھنے کی بجائے اس مقام کی طرف دیکھے جہاں خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو کھڑا کیا ہے۔ اسی اصل کے نظرانداز کرنے سے پہلوں کو ٹھوکر لگی ہے اور یہی چیز موجودہ فتنہ کے بانیوں کو لے ڈوبی ہے۔

خاکسار

بشیر احمد ایم۔اے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش کا بحران؟

بنگلہ دیش میں حکومت کی سربراہ اور اپوزیشن کی سربراہ دونوں خواتین ہیں۔ حکومت کی سربراہ وزیراعظم بیگم خالدہ ضیاء ہیں جو اپنے مرحوم خاوند سابق صدر جنرل ضیاء الرحمٰن کی سیاسی وارث ہیں۔ جن کو ایک فوجی بغاوت کے دوران قتل کر دیا گیا تھا۔ جبکہ اپوزیشن کی سربراہ بیگم حسینہ واجد ہیں جو بنگلہ دیش کے پہلے وزیراعظم مجیب الرحمٰن کی صاجزادی ہیں۔ بنگلہ دیش کی اپوزیشن نے حکومت کا ناطقہ بند کر رکھا ہے اور کئی ماہ سے سخت ہنگامے ہو رہے ہیں جن میں ہڑتال جلسے اور جلوس شامل ہیں جو کہ بہت سے شہروں میں روزمرہ کا معمول بنے ہوئے ہیں۔ بنگلہ دیش کی اپوزیشن کے ارکان قومی اسمبلی سے استعفیٰ دے چکے ہیں۔ اب بنگلہ دیش میں نئے انتخابات کا وقت بھی نزدیک آگیا ہے مگر اپوزیشن یہ چاہتی ہے کہ وزیراعظم خالدہ ضیاء استعفیٰ دے دیں اور ایک غیر جانبدار نگران حکومت قائم کی جائے جو نئے انتخابات کرائے۔ ملک میں شدید ہنگاموں کے باوجود حکومت کی سربراہ بیگم خالدہ ضیاء بڑی پامردی سے اپوزیشن کے تمام مطالبات کا مقابلہ کرتی چلی آرہی ہیں اور انہوں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے سے صاف انکار کر دیا ہے بنگلہ دیش میں آئے دن کی ہڑتالوں سے ملکی معیشت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ مبصرین اس سیاسی کشمکش کو دو عورتوں کی لڑائی قرار دے رہے ہیں۔

تاہم بنگلہ دیش کی اپوزیشن لیڈر بیگم حسینہ واجد نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ ملک کا موجودہ بحران دو عورتوں کی لڑائی ہے۔ بنگلہ دیش کے ایک موقر اخبار بنگلہ بازار پتریکا سے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کوئی وجہ نہیں کہ اسے دو خاتون رہنماؤں کی انا کی جنگ قرار دیا جائے۔

سیاسی حلقوں اور کاروباری مبصرین نے وزیراعظم بیگم خالدہ ضیاء اور عوامی لیگ کی لیڈر بیگم حسینہ واجد کے رویے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ دو عورتوں کی انا کی لڑائی میں ملک کا ستیاناس ہو رہا ہے اور معاشی پیداواری عمل پوری طرح سے رک گیا ہے۔

OOO

فرانس میں شہریوں کی حفاظت کا مسئلہ

فرانس وہ ملک ہے جو آزادی سے قبل الجزائر پر قابض تھا اور الجزائریوں نے اپنے رہنما بن باللہ کی قیادت میں بڑی قربانیوں کے بعد آزادی حاصل کی تھی۔ آزادی کے بعد بھی الجزائر کا فرانس سے قریبی تعلق رہا تین سال قبل جب اسلامی بنیاد پرستوں اور حکومت کے درمیان خانہ جنگی شروع ہوئی تو فرانس کی حکومت نے الجزائر کی حکومت کی حمایت کی کیونکہ یورپی ممالک بنیادی پرستی کے خلاف ہر مہم کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن اس کا نقصان یہ ہوا کہ مسلم بنیاد پرستوں نے الجزائر کے اندر فرانسیسیوں کو قتل کیا اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ الجزائر کے ان عسکریت پسندوں نے فرانس جا کر بھی فرانسیسیوں کو قتل کرنا شروع کیا۔

چنانچہ تازہ خبروں کے مطابق فرانس میں الجزائری اسلام پسندوں کے حامیوں کے حملوں کی روک تھام کے لئے حفاظتی انتظامات میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ بموں کے تازہ حملوں میں 7۔ افراد ہلاک اور 160 زخمی ہونے کے بعد پیرس کے چھ ریلوے اسٹیشنوں کی حفاظت کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔ وزارت دفاع نے بتایا ہے کہ ملک میں مزید 12 ہزار پولیس افسروں اور 2900 فوجیوں کو حفاظتی فرائض سونپے گئے ہیں۔ مزید چند دنوں تک اڑھائی ہزار فوجی جوان اور طلب کر لئے جائیں گے۔ فرانس کی سب سے بڑی پولیس یونین کے سربراہ مسٹر جیکی ویالٹ نے کہا ہے کہ اگر فرانس کے ہر شہری کی سو فیصد سیکیورٹی چاہئے تو ہر شہری پر ایک فوجی درکار ہو گا۔ اور ہر کچرادان پر بھی ایک فوجی کو بطور محافظ کھڑا کرنا پڑے گا۔ تب کہیں جا کر حقیقی سیکیورٹی کا معیار حاصل ہو سکے گا۔

OOO

حزب اللہ - اسرائیل

جنوبی لبنان میں ایک مجاہد چھاپہ بردار تنظیم اسرائیل کے لئے کئی سال سے دردسر بنی ہوئی ہے۔ اس تنظیم کو شام کی حمایت حاصل ہے۔ گذشتہ چار دنوں کے اندر 19۔ اسرائیلی فوجی حزب اللہ کے مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ تنظیم شام کا اسرائیل کے خلاف دباؤ کا حربہ ہے تاکہ اسرائیل ان مجاہدین کے ہاتھوں تنگ آکر شام کی شرائط پر اس سے صلح پر آمادہ ہو جائے۔

اسرائیلی اس تنظیم کے ہاتھوں کس درجہ تنگ ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ گذشتہ روز اسرائیلی کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں حزب اللہ سے نبٹنے کے طریقوں پر غور کیا گیا۔ اور اس بات پر غور کیا گیا کہ جنوبی لبنان سے اسرائیلی فوجیوں پر حملوں کا توڑ کس طرح کیا جائے۔ بہت سے اسرائیلی وزراء کا خیال تھا کہ اسرائیلی فوجیوں کو قتل کرنے والی اس تنظیم کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کی جائے۔ لیکن بعض دوسرے وزراء کا خیال ہے کہ بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی اسرائیل کے خلاف جائے گی اور اسرائیل مزید مشکلات سے دوچار ہو جائے گا۔

اس تنظیم کے حملے بند کرانے کا اصل ذریعہ تو

باقی صفحہ 7 پر

آپ کا خط ملا

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ لکھتی ہیں۔

وقت کی قید میں انسان تنہا نہیں رہتا۔ اس کے ساتھ خوشی غم۔ محبتیں نفرتیں دوست دشمن۔ آگے پیچھے دائیں بائیں۔ دل یا دماغ میں کہیں نہ کہیں اپنے شدید ترین جذبے کے ساتھ موجود رہتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اسے اس طرح مصروف رکھتے ہیں۔ کہ وہ گویا قید میں رہ کر بھی آزاد ہوتا ہے یا آزادی میں بھی قید کی سی گھٹن محسوس کرتا ہے۔ تنہا رہ کر بھی اس کے گرد محفلیں سجتی ہیں اور محفلوں کی تنہائی بھی اسے خود کلامی پر مجبور کر دیتی ہے۔ کبھی زمانے سمٹ کر لحات بن جاتے ہیں۔ اور کبھی لمحے پھیل کر کائنات پر محیط ہو جاتے ہیں۔

ایسے ہی لحات کبھی زخم بن جاتے ہیں کبھی مرہم۔ ایسے کمزور لحات انسان سے چھینیں تو صبر و قناعت بھی چھین لے جاتے ہیں اور دیں تو عبادت و قناعت کا قرینہ سکھا جاتے ہیں۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو ایسے اندھیاروں میں عبادت اور دعا کی روشنی میں چلنا سیکھ جاتے ہیں اور گرتے نہیں خدا کرے ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہو جائیں۔ دعا کا نور ان کے لئے روشنی بن جائے۔

اپنے لئے کی گئی دعا۔ کشکول میں پھینکے ہوئے ایک سکے کی طرح ہوتی ہے۔ جو کبھی نہ کبھی کام آ جاتی ہے اور خلوص دل سے کی گئی وہ دعا جو دوسروں کے لئے کی جائے۔ دوسروں میں اپنے پرائے سبھی شامل ہیں۔ وہ درِ نایاب ہے گوہر تابدار ہے اگر کوئی سمجھے۔

کاش ہم سب یہ سیکھ جائیں کہیں کوئی کشکول خالی نہ رہے۔ کسی میں سکے ہوں اور کسی میں موتی۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

خوشبو کے قافلے ساتھ ہوں تو درد دل اور زخم جگر بھی مزہ دیتا ہے جینے کا حوصلہ دیتا ہے۔

مکرم خواجہ محمود احمد صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ نے روزنامہ الفضل میں میرا خاندان یا ہمارا خاندان کے نام سے جماعت احمدیہ کے خاندانوں کو جماعت میں متعارف کروانے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ یہ ہماری آنے والی نسلوں کی تربیت کرنے کے لئے ایک نیک اور نہایت اچھی کاوش ہے۔ اس مضمون کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی نئی نسل کو جماعت احمدیہ کے بزرگوں' واقفین زندگیوں' خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والے اور دوسرے خدمت سلسلہ کرنے والوں کے بارے میں علم ہو گا اور پھر ان کی خدمات کو دیکھتے ہوئے ان میں بھی سلسلہ کی خدمت کا جذبہ پیدا ہو گا۔

خاکسار بھی اس خدمت میں حصہ لیتے ہوئے اپنے خاندان کے بارے میں کچھ معلومات بھیج رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کو اپنے روزنامہ الفضل میں ضرور جگہ دیں گے۔

میرا خاندان

1۔ میرے چچا خواجہ منظور صادق صاحب راولپنڈی میں سیکرٹری تصنیف و تالیف ہیں۔

2۔ میرے نانا خواجہ عبدالعزیز کو جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں کے پریذیڈنٹ رہنے کا طویل عرصہ تک موقع ملا۔

3۔ میرے ماموں خواجہ محمد اشرف مربی ضلع خوشاب کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

4۔ میرے ماموں خواجہ عبدالمنان قائد ضلع مظفر آباد ہیں۔

5۔ خاکسار کے ماموں خواجہ محمد افضل قائد خدام الاحمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ رہ چکے ہیں۔

6۔ خاکسار کے ماموں خواجہ محمد اسلم سیکرٹری وقف نو گوجرانوالہ ہیں۔

7۔ میرے بڑے بھائی خواجہ طاہر احمد ناظم صحت جسمانی مجلس نور ضلع راولپنڈی ہیں۔

8۔ میرے کزن خواجہ محمد سلطان ناظم اطفال الاحمدیہ مجلس نور رہ چکے ہیں۔

9۔ میرے ایک اور کزن اطفال الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کے سیکرٹری وقف جدید اور ناظم تجنید مجلس نور راولپنڈی ہیں۔

10۔ میرے چچا کے سسر عبدالغفار ڈار سیکرٹری رشتہ و ناطہ ضلع راولپنڈی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کو اور بہت سے جماعتی عہدوں پر کام کرنے کا موقعہ مل چکا ہے۔

11۔ میرے چھوٹے بھائی اور چھوٹے کزن اطفال الاحمدیہ مجلس نور ضلع راولپنڈی کی عاملہ میں ہیں۔

12۔ میرے کزن نجیب احمد ناظم مال مجلس نور ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رحم نور صاحبہ والدہ ملک اسحاق احمد صاحب آف دوالمیال ضلع چکوال مورخہ 95-10-19 بوقت 4 بجے شام مالک حقیقی سے جا ملیں۔ موصوفہ ملک اشفاق احمد صاحب باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

گمشدہ اشیاء

○ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے دارالصدر شرقی ربوہ جاتے ہوئے راستہ میں ایک تھیلا گم ہو گیا ہے۔ جس میں ضروری کاغذات تھے۔ براہ کرم جس کسی کو ملے مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر میں پہنچادیں۔

○ خاکسار کے شوز (سائز ساڑھے آٹھ) 20۔ اکتوبر جمعہ کے روز بیت الاقصیٰ میں کسی صاحب سے بدل گئے ہیں جو شوز ملے وہ ویسے ہی ہیں صرف سائز چھوٹا ہے۔ پہننے سے پتہ چلا کہ بہت تنگ ہیں۔ جس صاحب کے ہوں مجھ سے بدل لیں۔ بعد ظہر کسی وقت تشریف لائیں۔

ڈاکٹر محمد عبدالخالق

بیت الظفر بالائی منزل۔ دارالصدر غربی ربوہ

نظارت تعلیم کے اعلانات

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہوا ہے اور وہ میڈیکل یا انجینئرنگ وغیرہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں بوقت داخلہ ان کو ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے ان کو چاہئے کہ ابھی سے اپنا ڈومیسائل سرٹیفکیٹ بنوالیں۔ کیونکہ بعد میں رش پڑ جاتا ہے اور بڑی مشکل اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس پریشانی سے بچنے کے لئے ابھی سے ڈومیسائل کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جائے۔ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ نہ صرف داخلہ کے وقت کام آتا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کی ضرورت رہتی ہے۔ امید ہے طلبہ جلد از جلد یہ سرٹیفکیٹ بنوالیں گے۔

اعلان داخلہ بارانی ایگریکلچرل کالج راولپنڈی

○ کالج ہذا نے بی ایس سی (آنرز) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارمز کالج ہذا کے دفتر سے -/100 روپے کے عوض حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ اکتوبر 1995ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 95-10-23 ملاحظہ فرمادیں۔

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف میٹریل سائنسز پاکستان سٹیل جس کا الحاق N.E.D انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی سے ہے نے Metallurgical انجینئرنگ میں ماسٹرز پروگرام کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

داخلہ کی شرائط۔

تعلیمی قابلیت میٹلاجیکل، کیمیکل اور کیمیکل انجینئرنگ میں سے کسی ایک میں بی ایس سی ہونا ضروری ہے۔

داخلہ کا طریق کار۔

داخلہ کے لئے ایک Aptitude test پاس کرنا ضروری ہے۔ کامیاب طلباء کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 2۔ نومبر 95ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "DAWN" 18-10-95 ملاحظہ فرمادیں۔

○ کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے کمپیوٹر سسٹمز سافٹ ویر اور ہارڈ ویر میں ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ٹریننگ پروگرام کے لئے فیلو شپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کورس کا آغاز مئی 96ء میں متوقع ہے۔

شرائط فیلوشپ:۔

1۔ B.sc./B.E انجینئرنگ (کمپیوٹر سسٹم۔ الیکٹریکل۔ الیکٹرانکس) یا M.sc. (الیکٹرانکس / کمپیوٹر سائنس)

2۔ وہ طلبہ جنہوں نے امتحان دیا ہوا ہے اور رزلٹ کا انتظار ہے وہ بھی فیلو شپ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

3۔ درخواست دھندہ کی عمر یکم مئی 96ء کو 30 سال سے زائد نہ ہو۔

4۔ فیلوشپ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ دینا ہوگا۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 26۔ نومبر 95ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" 95-10-21 ملاحظہ فرمادیں۔ (نظارت تعلیم)

یوم تحریک جدید 27۔ اکتوبر منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ بھی دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

مربیان و معلمین سلسلہ سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ بات زیادہ نقصان کا باعث ہے۔ کیونکہ جب تک انہوں نے نام نہیں پایا۔ تب تک تو ان کو تڑپ اور جوش تھا کہ ہم یہ پائیں اور جب نام پالیں گے تو تمام کوششیں چھوڑ دیں گے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ دن ہمارے لئے فتح کا دن ہو ہمارے لئے شکست کا دن ہو گا۔ پس میں پھر کہتا ہوں کہ روح عمل پیدا کرو روحانیت کے مدارج پر چلو اور اپنے آپ کو نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرو۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اخلاق کے درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور معاملات میں حسن و خوبی کی۔ ہم میں نرمی پیدا ہو۔ اور سختی بالکل نہ ہو۔ ہم دنیا کے لئے نمونہ بن کر ہدایت کا باعث ہوں نہ کہ ٹھوکر کا موجب۔

(از خطبہ 21۔ مئی 1926ء)

بقیہ صفحہ 6

شام سے مصالحت ہے۔ لیکن شام کے صدر حافظ الاسد اسرائیل کے خلاف بڑے سخت رویہ رکھتے ہیں اور کسی قیمت پر اسرائیل کی شرائط ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

مگر یہ دونوں طریقے دراصل ایک ہی ہیں۔ کیونکہ طبعی حالتوں کی اصلاح کے متعلق ہیں۔ صرف ادنیٰ اور اعلیٰ درجے کے فرق نے ان کو دو قسم بنا دیا ہے۔ اور اس حکیم مطلق نے اخلاق کے نظام کو ایسے طور سے پیش کیا ہے کہ جس سے انسان ادنیٰ خلق سے اعلیٰ خلق تک ترقی کر سکے۔ اور جب تیسرا مرحلہ ترقیات کا یہ رکھا ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی کی محبت اور رضا میں محو ہو جائے اور سب وجود اس کا خدا کے لئے ہو جائے۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس کو یاد دلانے کے لئے (-) کے دین کا نام (دین حق) رکھا ہے۔ کیونکہ (دین حق) اس بات کو کہتے ہیں کہ کلی خدا کے لئے ہو جانا اور اپنا کچھ باقی نہ رکھنا۔

بقیہ صفحہ 4

چشمہ انسانی قلب میں پیدا کر دیتا ہے۔ جو ہر وقت اس کو سیراب و شاداب رکھتا ہے۔ اور پھر دنیا کی تمام ہستیوں کے خوف اس کے اندر سے نکل جاتے ہیں۔ اس وقت وہ جابر سے جابر بادشاہ کو بھی دعوت الی اللہ کرنے سے نہیں ڈرتا۔ اس لئے کہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ حکومت اور سلطنت اس کے عرش دل پر موجود ہیں۔

حافظ صاحب کی اس عملی مثال نے مجھے ہمیشہ شرمندہ کیا۔ اور آج ان سطور کو لکھتے ہوئے بھی ان کے مطمئن قلب کا ایک احساس آتا ہے۔ حافظ صاحب کی یہ دعوت الی اللہ کیسا رنگ لائی۔ میں نے دیکھا کہ اس کے بعد ان لوگوں کی حالت میں ایک تبدیلی پیدا ہوئی اور اس گھر میں بعض عورت مرد احمدی ہیں اور حضرت تائی صاحبہ قبلہ بھی سلسلہ میں داخل ہو کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس (-) کو پورا کرنے والی ہوئیں جو "تائی آئی" کے الفاظ میں ہوا تھا۔ اور اس وقت کسی کو سمجھ نہ آئی کہ "تائی آئی" سے کیا مطلب ہے۔ ایک نشان نہیں بلکہ تین نشان ہیں۔ ایک تو حضرت امام جماعت الثانی کی امامت کی پیش خبری ہے۔ کیونکہ ان کے ہاتھ پر بیعت ہو تو حقیقی معنوں میں تائی صاحبہ۔ اگر امام جماعت الاول کے ہاتھوں پر بیعت ہوتی تو تائی نہ تھی۔ دوسرے یہ کہ حضرت امام جماعت الثانی کی امامت کے عہد تک تائی صاحبہ کا زندہ رہنا۔ تیسرے ان کا بیعت میں داخل ہونا۔ اور اب تو خدا کے فضل سے اس گھر میں کوئی شخص بھی غیر از جماعت نہیں رہا۔ بہرحال حافظ صاحب نے بیعت کا پروگرام مجھے بتایا۔ شہر کے بعض اور دوسرے لوگوں کے گھروں میں اور ننگل وغیرہ جا کر بھی مختلف اوقات میں وعظ کیا کرتے تھے۔ مگر وہ ایک ایک گھر کو اس کام کے لئے منتخب کیا کرتے تھے۔ اور اس طرح پر تمام عمر دعوت الی اللہ کے لئے موقعہ کی تلاش میں رہتے۔ اور کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔

• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے

احمد برادرز

شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030 / 424994

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے امریکہ میں صدر کلنٹن بمیت 27 عالمی رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور مسئلہ کشمیر پر ان کی حمایت حاصل کی۔ اقوام متحدہ کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر نیویارک میں عالمی لیڈر جمع تھے۔ سلامتی کونسل میں توسیع کے بارے میں عالمی لیڈروں نے پاکستان کے موقف سے اتفاق کیا۔ کشمیر کے علاوہ پاکستان کے متعلق خصوصی معاملات' بین الاقوامی معاملات اور دوسرے مسائل بھی زیر بحث آئے۔ پاکستان چاہتا ہے کہ جنرل اسمبلی کو زیادہ طاقتور بنایا جائے اور سیکیورٹی کونسل کے اختیارات بتدریج کم کئے جائیں۔ سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کو سلامتی کونسل کا ممبر بننے سے روکنے میں کامیاب رہا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ سرد جنگ ختم ہو چکی ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ نئی دنیا وجود میں آگئی ہے۔ تمام ممالک ایک دوسرے کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ بھارت اور امریکہ کے تعلق کی وجہ سے پاک امریکہ تعلقات متاثر نہیں ہوں گے۔ وائس آف امریکہ سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت اپوزیشن کے ساتھ مل کر اختلافات دور کرنا اور قومی مسائل پر مفاہمت کرنا چاہتی ہے۔

○ وزیر اعظم نے بی بی سی کو انٹرویو میں کہا کہ فوج نے جمہوری حکومت کو اقتدار کی منتقلی میں مداخلت نہیں کی ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم آٹھویں ترمیم ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اپوزیشن تعاون نہیں کر رہی۔ کراچی میں امن و امان کا کوئی مسئلہ نہیں یہ کھلی دہشت گردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی قوم کو اپنی مسلح افواج پر فخر ہے۔ ہماری فوج کا شمار دنیا کی بہترین افواج میں ہوتا ہے۔ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد فوج نے خود کو پیشہ وارانہ خدمت تک محدود رکھ کر شاندار کردار ادا کیا ہے۔

○ بجلی کے بل کم کرنے کے لئے واپڈا نے ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ عبوری فیصلہ کی روشنی میں آئندہ ماہ کے بل تیار کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق اضافی سرچارج 50 فیصد تک کم کر دیا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اقوام متحدہ کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر کہا ہے چند طاقتیں اقوام متحدہ پر قابض ہو چکی ہیں۔ کشمیر کے بارہ میں عالمی ادارہ کی قراردادوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

○ شاہدرہ میں سپاہ محمد کے رکن شیعہ عالم دین کو قتل کر دیا گیا۔

○ کرکٹ کے سابق کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ پاکستان جمہوریت کے لئے فٹ نہیں۔ مکمل اسلامی نظام کی ضرورت ہے میں موجودہ نظام کے قریب بھی نہیں جانا چاہتا۔ انہوں نے کہا کہ عالیشان محلوں میں مقیم حکمران غریبوں کے لئے سوچ بھی نہیں سکتے۔

○ مسلم لیگ نے حکومت کے بارے میں جو حقائق نامہ جاری کیا ہے اس کے مطابق حکومت نے رشوت' ظلم اور ہارس ٹریڈنگ سے پارلیمنٹ کو بے وقعت کر دیا دو سال میں دو سو صدارتی آرڈی ننس جاری کئے گئے بہت سے منظوری نہ ملنے کی وجہ سے غیر موثر ہو رہے ہیں۔ قانون سازی میں پارلیمنٹ کا کردار نہیں رہا۔ سپیکر اور چیئرمین کی رولنگ نہ مان کر حکومت نے تحریک عدم اعتماد کی پیشگی سرکوبی کر دی۔ اہم قومی معاملات پر پارلیمنٹ میں بحث نہیں کرائی گئی۔

○ سابق وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ رکن صوبائی اسمبلی عارف چٹھہ نے وہ بات بیان کر دی ہے جو میں نے زخم کھا کر بھی بیان نہیں کی تھی۔ اس کے مطابق حامد ناصر چٹھہ نے اپنی ہی حکومت کو ختم کرنے میں اعانت کی۔

○ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے پاکستان اور امریکہ کے درمیان متعدد معاہدوں پر دستخط ہونے کے نتیجے میں امریکی "ایف بی آئی" کا دائرہ کار پورے پاکستان تک بڑھا دیا جائے گا۔ امریکہ مالی و فنی امداد دے گا۔ امریکہ ٹیم نے کراچی کے حالات طلبہ کی سرگرمیوں اور کشمیریوں کے لئے غیر سرکاری امداد کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی ہیں۔

○ صدر فاروق لغاری نے اپوزیشن کے ساتھ مفاہمت کے لئے پہل کر دی ہے۔ گلف نیوز کے مطابق اس کوشش میں صدر کی نمائندگی سابق وفاقی وزیر خواجہ طارق رحیم اور نواز شریف کی نمائندگی سابق وزیر اعظم کے قانونی مشیر چوہدری محمد فاروق کر رہے ہیں۔

○ سورج گرہن کے موقع پر ملک بھر میں تمام سکول بند رہے۔

○ 29۔ اکتوبر کو صدر کے پارلیمنٹ سے خطاب کے موقع پر حفاظتی انتظامات کے تحت سپیکر نے پارلیمنٹ کی لابی میں پیپلز پارٹی کے لیڈروں کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ گذشتہ سال اپوزیشن نے صدر کی تقریر کے دوران جو ہنگامہ کیا تھا اس کے پیش نظر حکومت نے اپوزیشن کے شور کو دبانے کے لئے جدید ساؤنڈ سسٹم کرایے پر حاصل کر لیا ہے۔ یہ ساؤنڈ سسٹم صدر کے مائیک سے منسلک ہو گا۔ ہنگامہ کی صورت میں والیوم اونچا کر دیا جائے گا۔ دیگر اہم حفاظتی اقدامات بھی کر لئے گئے ہیں۔

○ گرفتار شدہ فوجی افسران میں سے دو کرنل حامد اور کرنل اجمل کو بے گناہ قرار دے کر رہا کر دیا گیا ہے۔ دونوں کرنل اپنی اپنی یونٹوں میں چلے گئے ہیں۔ تمام واقعہ کی تحقیقات آئندہ پانچ روز میں مکمل کر لی جائے گی۔

○ قومی اسمبلی میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین راؤ ہاشم نے کہا ہے کہ فوج کو سیاست میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ ان کا کام نعرے لگانا نہیں سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے۔

○ کراچی میں انگریزی رزنامہ دی نیوز کی عمارت پر دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کی جس سے عمارت کے شیشے ٹوٹ گئے۔ عملے نے فرش پر لیٹ کر جانیں بچائیں۔

قارئین الفضل - چھ ستمبر 1995ء کے الفضل میں شائع شدہ مضمون
"انٹرمیڈیٹ کے بعد آپ کیا کر سکتے ہیں"
ایک بار پھر ملاحظہ فرمالیں۔
(ناظر تعلیم - صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

○ کراچی میں دہشت گردوں کو معلومات اور ہتھیار دینے والے دو پولیس اہلکار گرفتار کر لئے گئے۔ ملزموں نے اعتراف کیا ہے کہ ان کی دی گئی معلومات کی بناء پر پولیس افسر ہلاک کئے گئے۔

اقبال اور احمدیت 576 صفحات
(از قلم شیخ عبد الماجد) -/150 روپے۔
الفضل برادرز ربوہ۔ احمدیہ ہال کراچی۔ دار الذکر لاہور

امریکہ - انگلینڈ اور کینیڈا کے طویل تجربہ کار فزیشن اور ماہر امراض جلد
ڈاکٹر اقبال احمد اپنا کلینک کھول چکے ہیں
پتہ
3 - امین پلازہ مال روڈ
بالمقابل ملٹری ہسپتال راولپنڈی
فون : 514673

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

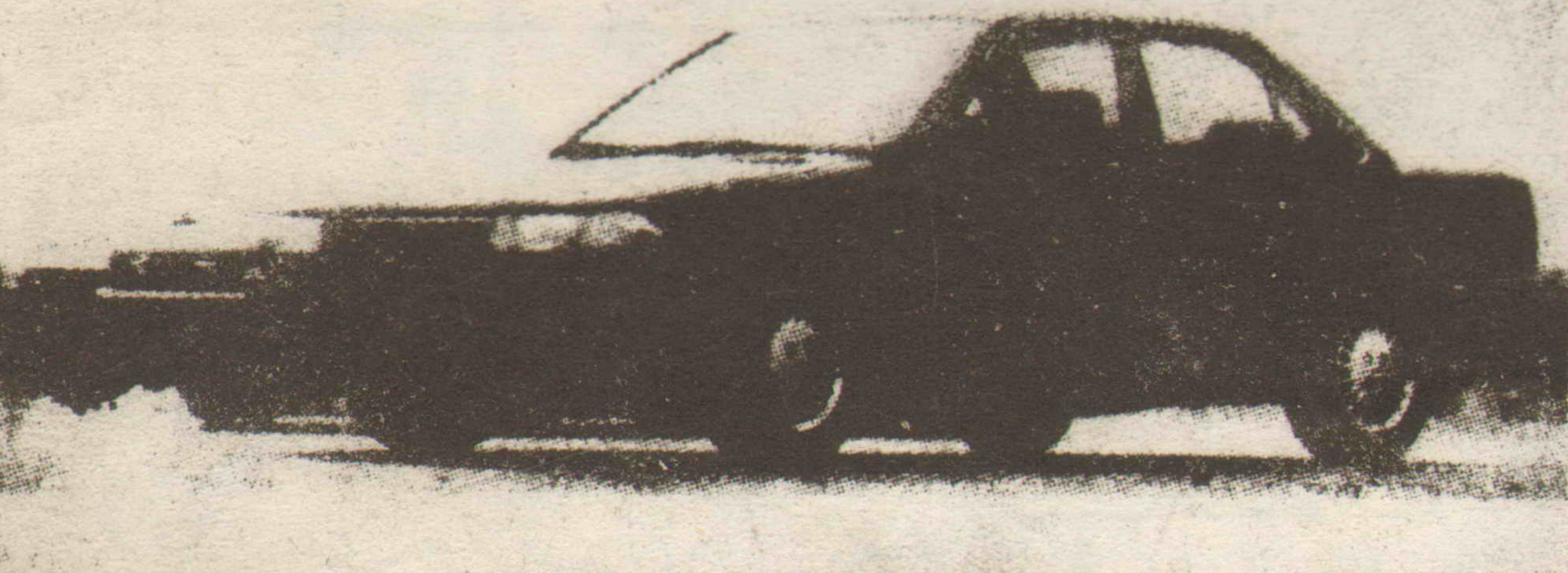

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹